رجسٹرڈ نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللّٰہ اکبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ...

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان ...

نمبر ۲۱۰	مطابق ۹ ستمبر ۱۹۳۷ء	یوم پنجشنبہ	مورخہ ۲ رجب ۱۳۵۶ھ	جلد ۲۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو نزلہ اور گلے کے درد کی شکایت بدستور ہے۔ علاوہ ازیں حضور کو اس وقت درد شکم اور اسہال کی شکایت بھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں:۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو رات کے پچھلے حصہ میں روزانہ سر درد کا دورہ ہوتا ہے۔ اور گھبراہٹ ہو جاتی ہے۔ احباب دعائے صحت کریں:۔

افسوس۔ مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ کی ہمشیرہ مسماۃ فاطمہ بیگم صاحبہ گزشتہ شب ۶۴ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کے مقابلہ میں دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے۔ اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بے دل نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ اب کیا کریں۔ یقیناً سمجھو۔ کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں۔ بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو۔ کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا۔ اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ اور کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آئیں۔ مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں۔ کہ اسلام کی اعلےٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کے رو سے میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا۔ بلکہ حال کے علوم مخالفہ کی جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے۔ جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہی ہیں۔ اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔" (آئینہ کمالات اسلام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

مولوی محمد علی صاحب کے متعلق

ان کے دہن سے یزیدی بُو آتی ہے

میں اللہ تعالےٰ کو حاضر و ناظر جانتے ہوئے اسی کی قسم کھا کر یہ شہادت دیتا ہوں۔ کہ ابتدا ۱۹۰۸ء کا واقعہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام معہ اپنے اصحاب کے جن میں سے مجھے حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کے نام یاد ہیں۔ سید صادق شاہ صاحب اور خاکسار بھی ہمراہ تھے۔ اس طرف سیر کو روانہ ہوئے۔ جہاں اب بورڈنگ ہائی سکول ہے۔ جب قصبہ سے دس بارہ جریب دُور پہونچے۔ تو پیچھے مولوی محمد علی صاحب حال امیر غیر مبایعین معہ ایک اور دوست تشریف لا رہے تھے۔ اصحاب میں سے حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں ایک نے عرض کیا۔ حضور مولوی محمد علی صاحب آ رہے ہیں۔ اس پر حضرت صاحب ٹھہر گئے۔ اور حضرت مولوی نور الدین صاحب کی طرف متوجہ ہو کر مولوی محمد علی صاحب کی نسبت فرمایا۔ مجھے اُن کے دہان سے یزیدی بُو آتی ہے۔ اگر تم میں سے کوئی رہا تو دیکھ لے گا۔ کہ ایک وقت یہ ہماری اولاد کے ساتھ وہی سلوک کرے گا۔ جو اماموں کے ساتھ یزید نے کیا تھا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب پر اس بات سے بہت گہرا اثر پڑا۔ اور بہت حزین اور غمگین ہوئے جب سیر سے واپس ہوتے ہوئے بڑے بازار کے اس مکان کے پاس پہونچے۔ جس کے ساتھ بُت لگے ہوئے ہیں۔ تو ایک شخص کو اس مکان کی طرف دیکھ کر ہنسی آئی۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ یہ تو عبرت کا مقام ہے کل تک یہ گھر آباد تھا۔ آج یہ حال ہے ؛

پانچ چھ یوم تک حضرت مولوی نور الدین صاحب افسردہ خاطر رہے۔ اور اپنے انجام بخیر کے لئے دُعا کی طرف متوجہ رہے ؛

خاکسار صابر دانی احمدی الڈرن کشمیر۔ مصدقہ: محمد صادق شاہ الڈون بقلم خود

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۵ ستمبر ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؛

۱۰۷۳	دستی بیعت	صلاح الدین صاحب	ضلع لائل پور
۱۰۷۴	"	احمد زمان صاحب	جے پور
۱۰۷۵	بذریعہ خطوط۔	اظہار حسین صاحب	ضلع لکھنؤ
۱۰۷۶	"	محمد منیر صاحب	" گورداسپور
۱۰۷۷	"	عبد الکریم صاحب	" "

عجب اندازِ زندگانی

از ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر گجرات

الم انگیز آہیں سسکیاں سوزِ نہانی ہے
بہت پُردرد اے ہمدم مرے دل کی کہانی ہے

عدوِ حق ہے مجو فتنہ انگیزی شرارت سے
بھرا ہے بغض دل میں اور ہر دم شر فشانی ہے

نظیرِ حسن و احسانِ مسیحا سے عداوت ہے
مسیحِ پاک کے "لختِ جگر" پر بدگمانی ہے

ہیں پیغامی و مصری اور انکے ساتھ احراری
خدا کی شان آپس میں انہیں ربطِ نہانی ہے

عقائد مختلف ہیں پھر بھی ہیں سب "ملۃ واحد"
انہیں مقصود توہینِ مسیحِ قادیانی ہے

"امیر الفاسقین" بھڑکا رہا ہے آگ کے شعلے
بظاہر گرچہ شیخ مصر اس فتنہ کا بانی ہے

اُدھر ہیں مستعد افواجِ باطل سینہ زوری پر
اِدھر سینہ سپر بس پر مسیحِ قادیانی ہے

مدینے کے منافق جس طرح کرتے تھے منصوبے
طریقِ شیخ مصری بھی اسی کا نقشِ ثانی ہے

عدو کی فحش گوئی سے پھٹا جاتا ہے دل اپنا
مرے آقا کا لیکن مجھ کو "حکمِ بے زبانی" ہے

بندھے ہیں ہاتھ دل زخمی۔ لبوں پر مہرِ خاموشی
عجب انداز کی مولےٰ! ہماری زندگانی ہے

سرِ عرشِ بریں سے بھی یہ آگے نکلی جاتی ہے
نہ جانے آج آہِ دل نے کس منزل کی ٹھانی ہے

گلِ حسرت ہیں داغِ دل۔ ہوائے سرد۔ آہوں کی
شبِ فرقت میں بھی خادم فضائے دل سہانی ہے

نہایت ہی افسوسناک انتقال

یہ خبر نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ جماعت احمدیہ کلکتہ کے امیر جناب حکیم محمد احمد ابو طاہر صاحب قلب کی حرکت بند ہونے کی وجہ سے ۴ ستمبر کو فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص اور تبلیغِ احمدیت کا بے حد جوش رکھنے والے اور بڑے متواضع انسان تھے۔ ہمیں اس صدمہ میں نہ صرف ان کے خاندان سے بلکہ کلکتہ کی جماعت احمدیہ سے دلی ہمدردی ہے۔ اور ہم دُعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اعلےٰ درجات عطا فرمائے۔ احباب بھی مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲ رجب ۱۳۵۶ سنہ ہجری

احرار کے ڈکٹیٹر چودھری افضل حق صاحب کی ناکامی پر ناکامی

احرار کے تابوت میں آخری کیل گاڑ دی گئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سات کروڑ مسلمانان ہند کی راہنمائی کا دعوٰے کرنے والے احرار کے ڈکٹیٹر چودھری افضل حق صاحب ان ایام میں جبکہ احرار جگہ بجگہ جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ وفساد پھیلا رہے ۔ طرح طرح کے ظلم وستم کر رہے ۔ اور ہر رنگ میں دکھ اور تکالیف پہونچا رہے تھے ۔ یہ سمجھتے تھے ۔ کہ اگر تمام دُنیا میں نہیں ۔ تو ہندوستان میں اور خصوصاً تمام مسلمانوں میں سیاہ وسفید کرنے کے سارے اختیارات ان کو حاصل ہو چکے ہیں ۔ اب وُہی زندگی کا سانس لے سکے گا ۔ جو ان کی پناہ میں آجائیگا اور وُہی مذہبی یا سیاسی میدان میں کھڑا رہ سکے گا ۔ جو ان کے آگے سرِ تسلیم خم کر دے گا ۔ اسی لئے وُہ اور ان کے ساتھی ایک طرف تو اس ادعا کے ساتھ کھڑے ہُوئے کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے ۔ اور جماعت احمدیہ کو صفحۂ عالم سے مٹا دیں گے ۔ اور دوسری طرف انہوں نے یہ اعلان کر دیا ۔ کہ آئندہ انتخاب میں کسی ایسے مسلمان کو خواہ وُہ میاں سر فضل حسین ہی کیوں نہ ہوں ۔ اس وقت تک کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا ۔ جب تک وُہ مجلس احرار کے ٹکٹ پر کھڑا نہ ہوگا ؀

اس قسم کے بڑے بول یا تو مولوی عطاء اللہ صاحب بولتے رہے ۔ جو امیر شریعت احرار تھے ۔ یا پھر چودھری افضل حق صاحب جو اپنے آپ کو ہٹلر اور مسولینی سے کم با اختیار نہیں سمجھتے تھے ۔ فرماتے رہے لیکن خدا کی شان انتخاب کی جنگ نے ان دونوں کو ناکامی اور نامرادی کے نہایت گہرے گڑھے میں گرا دیا ۔ اور ان کی ذلت ورسوائی کو انتہا تک پہونچا دیا ۔ یعنی وُہ جو دوسروں کو مجلس احرار کے ٹکٹ پر کامیاب کرانے کے دعویدار تھے ۔ ان کے امیر شریعت کو تو کسی حلقہ میں کھڑے ہونے کی جرأت ہی نہ ہُوئی ۔ اور ان کے ڈکٹیٹر نے اپنے ہی وطن اور اپنی ہی قوم میں کھڑے ہو کر ایک نوخیز راجپوت سے ایسی شکست فاش کھائی ۔ کہ مُونہہ دکھانے کے قابل نہ رہا ۔ اور واضح ہو گیا ۔ کہ تمام ہندوستان کی سیاسی ہی نہیں ۔ بلکہ مذہبی راہنمائی کا دعوٰے کرنے والے کی حقیقت یہ ہے ۔ کہ ایک چھوٹے سے حلقہ کے لوگ جن میں اس کی اپنی قوم بھی شامل ہے ۔ اسے صُوبہ کی اسمبلی میں اپنی نمائندگی کے قابل بھی نہیں سمجھتے ؀

کیا ہی عبرتناک واقعہ ہے ۔ کہ سات کروڑ مسلمانوں کی نمائندگی کا ادعا کرنے والوں کے ڈکٹیٹر کو جو سمجھتا تھا ۔ کہ مسلمانوں کی کشتی کو صرف وہی پار لگا سکتا ۔ اور کامیابی کی منزل پر پہنچا سکتا ہے ۔ ایک ایسے نوجوان کے مقابلہ میں جو پہلی ہی دفعہ پبلک کی خدمت کے لئے میدان میں آرہا ہے ۔ خاص اپنے گھر اور اپنی قوم میں اسمبلی کی ممبری ایسی معمولی چیز کے لئے سر سے لے کر پاؤں تک زور لگانے کے باوجود ناکامی ونامرادی کا مُونہہ دیکھنا پڑا ؀

اگر یہ ناکامی اسی حد تک محدود رہتی ۔ تو بھی احرار کی ذلت میں کسی قسم کی کمی نہ رہ جاتی ۔ لیکن قدرت خداوندی نہ صرف یہ چاہتی تھی ۔ کہ اس ناکامی کو انتہا تک پہونچا دے ۔ بلکہ ساتھ ہی احرار کے جنرل سکرٹری مسٹر مظہر علی کی قوم وملت سے غداری اور پھر کذب بیانی کا ناقابلِ انکار ثبوت بھی پیش کر دے ۔ اس لئے چودھری افضل حق صاحب نے اپنے ہاتھوں اپنی قبر کھودتے ہُوئے انتخابی عذرداری پیش کر دی ۔ اور اپنے کامیاب حریف رانا نصر اللہ خان صاحب کے خلاف کئی ایک الزامات لگا کر ان کو اپنی ناکامی کا موجب قرار دیا ۔ اس درخواست کی ٹریبونل نے سماعت کی ۔ اور آخر قرار دیا ۔ کہ درخواست کنندہ اپنے الزامات ثابت کرنے میں بُری طرح ناکام رہا ہے اور سفارش کی ۔ کہ چودھری افضل حق کی درخواست کو مسترد کر دیا جائے اور پانصد روپیہ چودھری صاحب پر ڈال دیا جائے اس طرح چودھری افضل حق کی انتہائی ناکامی تکمیل کو پہونچ گئی ۔ اور ازروئے سرکاری تحقیقات یہ بات ثابت ہو گئی ۔ کہ انہوں نے اپنی ناکامی کے جس قدر بھی عذرات پیش کئے ۔ وُہ سب کے سب لغو ہیں ۔ اور رانا نصر اللہ خان صاحب نے ان کو بالکل جائز طریق سے چاروں شانے چت گرایا ہے ۔ امید ہے کہ اب ان کی آنکھیں اچھی طرح کھل چکی ہونگی ۔ اور انہیں نظر آچکا ہوگا ۔ کہ کتنے پانی میں ہیں ۔ اور اُن کا وُہ خمار بھی اتر چکا ہوگا جس میں مدہوش ہو کر وُہ کسی کو خاطر میں ہی نہ لاتے تھے ۔

اسی سلسلہ میں مسٹر مظہر علی اظہر کی اس غداری کی بھی سرکاری عدالت نے تصدیق کر دی ۔ جو مسجد شہید گنج کے انہدام کے موقعہ پر اس نے کی تھی ۔ اور جس کے ثبوت میں امرتسر کے ایک اخبار نے مسٹر مظہر علی اظہر کی اپنے ہاتھ کی لکھی ہُوئی چٹھیوں کے عکس شائع کئے تھے ۔ باوجود بار بار چیلنج دینے اور عدالت کے ذریعہ فیصلہ کرانے کا مطالبہ کرنے کے انہوں نے ادھر کا رُخ تک نہ کیا ۔ حالانکہ ابتداء میں انہوں نے عدالتی کارروائی کرنے کا بذریعہ تار نوٹس دیا اور بڑا شور مچایا تھا ۔ وُہ یہ کر دیں گے وُہ کر دیں گے ۔ ہاں ہر موقعہ پر وُہ یہ ضرور کہتے رہے ۔ کہ شائع شدہ خطوط جعلی ہیں ۔ وُہ قطعاً انہوں نے نہیں لکھے ۔ اور نہ ان کی طرز تحریر ان کی تحریر کے مشابہ ہے غرض وُہ عدالت میں جانے سے پہلوتہی کرتے رہے ۔ لیکن چودھری افضل حق کی عذرداری کے سلسلہ میں قدرت الہٰی ان کو بھی کھینچ کر عدالت میں لے گئی ۔ اس پر عدالت نے اپنے سامنے ان سے وُہی خطوط لکھائے ۔ اور اس بارے میں اپنے فیصلہ میں لکھا ہے ۔ کہ مسٹر مظہر علی کے نام سے پوسٹر میں شائع ہونے والے خط اور عدالت میں لکھوائے جانے والے خط میں نمایاں مشابہت ہے ؀

مسٹر مظہر علی ان خطوط کے متعلق اپنے بیان کے ذریعہ جن مشکلات میں پھنسے ہوئے ہیں ۔ نیز ان خطوط کے مطالب ان کو جس شکل میں پیش کر رہے ہیں ۔ اس کی وجہ سے نقل کرنے میں نمایاں مشابہت ہی اس بات کا کافی ثبوت ہے ۔ کہ وُہ خطوط اظہر صاحب ہی کے ہیں ۔ اور یہ فیصلہ احرار کے تابوت کے لئے آخری کیل کا حکم رکھتا ہے ۔

غرض چودھری افضل حق کی ناکامی اور مسٹر مظہر علی کی ثابت شدہ غداری نے احرار کو وہاں پہنچا دیا ہے ۔ جہاں سے واپس پھرنا ممکن نہیں ؀

اسلام کے ارکان اور ان کی روحانی حیثیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کے ایک عالمانہ مضمون کا ترجمہ

۲

روحانی عبادت کے ظاہری اعمال

حقیقت یہ ہے کہ نہ اسلام کے مخالفوں نے اور نہ اسلام کے نام نہاد حامیوں نے ان روحانی مطالب کو سمجھا ہے۔ یا سمجھنے کی صحیح طور پر کوشش کی ہے۔ جو اسلام کے ہر حکم اور ہر عمل میں پوشیدہ ہیں۔ ارتقاء و تنزل کے وہی اصول جن سے انہوں نے بعض نتائج اخذ کئے ہیں۔ ان کے نتائج کی پوری پوری تغلیط کرتے ہیں۔ کوئی مذہب بھی جس نے اخلاق کی درستی یا بنی نوع انسان کے کسی طبقہ کی روحانی ترقی کے متعلق کامیابی حاصل کی ہے۔ وہ عبادت کے ظاہری اور جسمانی اعمال سے بے نیاز نہیں ہؤا۔ مختلف دور جن میں سے کوئی مذہب گزرتا ہے۔ اور جو زیر بحث تھیوری کی تائید میں بطور مثال پیش کئے گئے ہیں۔ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ وہ فرق مذہب کے ایک پہلو کو نظر انداز کر دینے اور دوسرے کو نامناسب طور پر بہت زیادہ اہمیت دینے کا نتیجہ ہیں۔ جہاں بھی ظاہری امور کی بہت زیادہ پابندی سے تنزل و انحطاط وارد ہؤا ہے۔ وہاں اس کا باعث ظاہری رسوم پر عمل اور دینی اعمال میں ان کا بطور جزو شامل رہنا نہ تھا۔ بلکہ اس کا اصل سبب یہ تھا۔ کہ خود انہی کو منتہائے مقصود سمجھ لیا گیا۔ اور مذہب کے روحانی پہلو کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا۔ لیکن اس کے برعکس انتہائی روحانی ترقی کے زمانوں میں بھی ظاہری اعمال کا کامل ترک ممکن نہیں ہؤا۔

بمقابلہ اسلام دیگر مذاہب میں جزوی پابندیاں

علاوہ ازیں اسلام اور دیگر مذاہب کی اصولی تعلیم میں بہت بڑا فرق ہے۔ ژند اوستا ویدوں اور بائیبل کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انسانی زندگی کے چھوٹے سے چھوٹے کاموں کے متعلق اس قدر دقیق اور تفصیلی قواعد بتائے گئے ہیں۔ کہ ایک مسلمان اس قسم کی تفصیلات کا عادی نہ ہونے کی وجہ سے حیران رہ جاتا ہے۔ کہ ان کتابوں کے پیروؤں نے کس قدر مقید اور پابند زندگیاں بسر کیں۔ مثال کے طور پر کتاب خروج باب ۲۵ تا ۳۱ میں معبد کی تعمیر اس کے مختلف حصوں میں استعمال ہونے والی لکڑی کی اقسام۔ کپڑوں اور زردوزی کے سوت۔ رنگ اور قسم۔ قربانگاہ۔ صندوق۔ کفارے کے سرپوش۔ میزوں شمعدان۔ پردوں تختوں اور سلاخوں۔ کی آرائش۔ کاہنوں کی پوشاک حضرت ہارون اور ان کے بیٹوں کے مقدس پارچات اور زیورات اور اسی قسم کے اور بہت سے امور کے متعلق اس قدر تفصیلی ہدایات درج ہیں۔ کہ انسان کو سخت حیرت ہوتی ہے۔ اور وہ حیران ہو کر سوچتا ہے۔ کہ ان تمام احکام کو لفظ بلفظ یاد رکھنے اور انہیں بجا لانے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے پیرووں کی یادداشت کس قدر زبردست ہوگی۔ اسی طرح عبادت اور اسی نوع کے دوسرے امور کے مختلف طریقوں اور اقسام کو باقاعدہ طور پر بجا لانے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ ژند اوستا میں پانی کو محفوظ رکھنے اور آگ مقدس کی حفاظت کرنے تک کے قواعد بیان کئے گئے ہیں۔ لیکن اسلام کے مقرر کردہ ظاہری طریقے اور بیرونی اعمال اس قدر محدود اور معین ہیں۔ کہ اگر ایک اوسط درجہ کے مسلمان کو جو اپنے تمام مذہبی فرائض باقاعدہ طور پر بجا لانے کا عادی ہو۔ مذکورہ بالا کتب میں سے کسی ایک کے قواعد و اصول پر چلنے کا حکم دیا جائے تو اس کے لئے زندگی وبال ہو جائے گی

اسلامی عبادات کے ظاہری طریقوں میں حکمتیں

پھر یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ کہ اسلام صرف ظاہری طریقوں پر ہی زور دیتا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ظاہری طریق عبادات کے حصہ کے طور پر اسلام میں بھی موجود ہیں لیکن ان کو صرف ان مواقع پر اور اسی حد تک استعمال میں لایا جاتا ہے جس حد تک کہ ان پر عمل کرنے سے جسمانی یا روحانی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر نماز روزہ حج اور زکوٰۃ میں ظاہری طریق صرف اسی حد تک اختیار کئے گئے ہیں۔ جس حد تک وہ روحانی ترقی یا بنی نوع انسان کی بہبودی میں ممد و معاون ہیں۔

سب سے پہلے ہم نماز کو لیتے ہیں۔ نماز مکمل کرنے کے لئے ایک مسلمان کے لئے وضو کرنے کے بعد ضروری ہے۔ کہ وہ نماز کو بعض معین طریقوں سے ادا کرے۔ اب ظاہر ہے کہ وضو چند بیرونی اعضاء یعنے ہاتھ مونہہ۔ ناک۔ چہرہ۔ سر۔ بازو اور پاؤں کی صفائی کا نام ہے۔ اور بلاشبہ بہت سے مسلمان عادتاً بھی نہایت پاک و صاف حالت میں رہتے ہیں۔ اور کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگر وضو ایسے اشخاص کے لئے ضروری اور فائدہ بخش ہو سکتا ہے۔ جن کی عادات پسندیدہ طور پر صاف اور پاکیزہ نہیں۔ تو ان لوگوں کے لئے جن کی صفائی میں وہ کچھ اضافہ نہیں کرتا۔ یہ واضح طور پر ایک غیر ضروری اور زائد چیز ہے لیکن قطع نظر اس بات کے کہ اسلام کے احکام امیر و غریب۔ اور صفائی پسند اور ناصاف کے لئے یکساں ہیں۔ وضو کا مقصد صرف جسمانی صفائی میں اضافہ ہی نہیں بلکہ ایک صاف ستھرا مسلمان وضو سے اسی قدر روحانی فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ جس قدر ایک ناصاف انسان ان تمام اعضاء کا دھونا جو انسان کو گناہ کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے روبرو پیش کرنے کے لئے ایک عبادت گزار کو تمام بداخلاقی کے دھبے دھو ڈالنے چاہئیں اور اسے اپنے آپ کو اخلاقی اور باطنی لحاظ سے اسی طرح پاکیزہ بنانا چاہیئے۔ جس طرح وضو اسے جسمانی لحاظ سے پاکیزہ بناتا ہے۔ انسان کے تمام گناہ۔ ہاتھوں۔ پاؤں۔ آنکھوں۔ ناک اور مونہہ سے پیدا ہوتے ہیں اور وضو کے حکم میں جو ان اعضاء کی کامل صفائی کی تلقین کرتا ہے۔ استعارۃً اس امر کی بھی ہدایت کی گئی ہے۔ کہ عبادت گزار انسان کو کامل اخلاقی صفائی اختیار کرنی چاہیئے۔ جس طرح وضو میں وہ ان اعضاء کو ہر قسم کی غلاظت سے پاک و صاف کرتا ہے۔ اسی طرح اسے تمام برے اعمال سے انہیں پاک رکھنا چاہیئے ۔

وضو کی حکمت کی تصدیق ایک نئی ایجاد سے

علاوہ ازیں یہ ایک مسلمہ امر ہے۔ کہ ہمارے خیالات مسلسل طور پر ہمارے۔ ہاتھوں۔ پاؤں ناک اور مونہہ وغیرہ اعضاء کے رستہ بہتے رہتے ہیں

381

اور اس طرح ایک مستقل کیفیت اضمحلال پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ایک فرانسیسی ماہر سائنس نے اس بات کی ایک نہایت پُر لطف اور ہدایت آموز مثال پیش کی ہے۔ اس نے ایک آلہ ایجاد کیا ہے جس کا نام "پلانشیت" Planchette ہے۔

اس کے ایک پہیے پر ایک سلیٹ ہوتی ہے۔ جس کے ساتھ پنسل لگی ہوتی ہے۔ یہ آلہ ایک نہایت سہل عمل سے استعمال کرنے والے کے خیالات کو ریکارڈ کر لیتا ہے۔ آپ کو صرف سلیٹ کی سطح پر نہایت آہستگی سے اپنی انگلیوں کے سرے رکھنے کی ضرورت ہے۔ آلہ خود بخود اس خیال کو جو سب سے زیادہ آپ کے دماغ میں جاگزین ہو۔ ریکارڈ کر لے گا۔

خیالات کا یہ سلسل بہاؤ صرف اسی صورت میں رُک سکتا ہے۔ کہ اعضا کو پانی سے گیلا کیا جائے۔ سرد پانی اس بارے میں نہایت مؤثر علاج ہے دماغی توحش اور سراسیمگی کے لمحات میں سرد پانی سے وضو انسان کو کامل سکون کی حالت میں لے آتا ہے۔ اور اس سے تسکین و اطمینان کی ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کے بغیر انسان اپنے خالق کے روبرو حاضر ہونے کی جرأت نہیں کر سکتا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی وضو کرنے کے لئے سرد پانی استعمال کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

وضو کے ذریعہ ظاہری صفائی

وضو سے حاصل ہونے والے یہ صرف چند ایک فوائد ہیں۔ لیکن وہ یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں۔ کہ وضو محض ایک ظاہری علامت نہیں اسلام نے روزانہ کم از کم پانچ دفعہ وضو مقرر کیا ہے۔ جو نہ صرف جسمانی صفائی کو بڑھاتا ہے۔ بلکہ اس سے ایسی سکینت قلبی پیدا ہوتی ہے۔ جس سے انسان اپنے روزمرہ کے کاموں کو بغیر کسی اضطراب کے اطمینان اور خوشدلی کے ساتھ سرانجام دے سکتا ہے۔ مزید برآں وضو کے جسمانی فوائد بھی نظر انداز کرنے کے قابل نہیں۔ اور وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ مسلمان جو روزانہ پانچ نمازیں باقاعدگی سے ادا کرتا ہے۔ اپنے جیسی معاشرتی زندگی رکھنے والے یورپینوں کی اکثریت کے مقابلہ پر جسمانی صفائی کا ایک اعلےٰ معیار پیش کرتا ہے۔ یورپ کی آبادی کے بعض حصوں میں جبری وضو کا جزوی رواج کیا گیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں فی الحقیقت ان کی زندگیاں موجودہ صورتِ حالات کی نسبت زیادہ صاف۔ پاکیزہ۔ اور پُر مسرت ہو جائیں گی۔

نماز کی ظاہری حرکات میں حکمت

اسی طرح اسلامی نماز میں جو مختلف ظاہری حرکات اختیار کی جاتی ہیں۔ گو وہ بادی النظر میں روحانی معنوں سے خالی۔ اور محض رسوم نظر آتی ہوں۔ لیکن حقیقت میں وہ روحانی تربیت کا ایک باقاعدہ نصاب ہیں۔ اور بادنیٰ تفکر یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ کہ روح انسانی جسم کے اندر محصور ہے۔ اور جسم اس کے لئے بمنزلہ ایک ظرف یا خول کے ہے۔ ظرف کی حالت اس کی اندرونی اشیاء پر اسی طرح اثر انداز ہوتی ہے۔ جس طرح ایک خول کی حالت اس کے مغز پر اثر کرتی ہے۔ یقیناً ایک گندہ برتن زود یا بدیر اپنی اندرونی چیز کو گندہ کر دے گا۔ اسی طرح ایک خمدار برتن بھی اپنے اندر کی چیز کو اپنا ہم شکل بنا لے گا۔

مثال کے طور پر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہر شخص کے ادراک کی مقدار اس کے ذہن کی شکل۔ اس کی جسامت اور بناوٹ پر منحصر ہوتی ہے۔ اور فہم و ادراک کی ترقی۔ اور اس کا تنزل دماغ کے ظاہری خواص کی نشوونما کے تابع ہوتا ہے۔ اگر کسی حادثہ سے یا کسی سائنٹیفک عمل کے ذریعہ کسی شخص کے دماغ کی شکل تبدیل کر دی جائے۔ تو باوجود اس بات کے کہ دماغ کے اجزائے ترکیبی کی مقدار میں کوئی کمی یا زیادتی واقعہ نہیں ہو گی۔ اس کے ادراک پر فوراً اثر پڑ جائے گا۔ چہرے کی کوئی خاص بناوٹ یا کوئی خاص کیفیت اختیار کرنے سے۔ ہماری طاقتوں اطوار اور طبائع بھی ایک تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے بطور مثال اگر ایک نہایت نرم مزاج آدمی چہرے کی ایک درشت بناوٹ اختیار کر لیتا ہے۔ تو اس کے نتیجہ میں اس کے خصائل میں بھی درشتی پیدا ہو جاتی ہے۔

امریکہ کی ایک ریاست کے ایک اعلےٰ افسر کو جب ایک ایسی اہم ذمہ داری کا کام سپرد کیا گیا۔ جس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے سخت نگرانی اور شدید انضباط کر بروئے کار لانے کی ضرورت تھی۔ تو اس کے متعلق قرار دیا گیا۔ کہ وہ اپنے فرائض کی سرانجام دہی کے بالکل ناقابل ہے کیونکہ انضباطی کارروائی کے لئے جس قوتِ ارادی اور عزم کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اس میں کامل طور پر غائب تھا۔ وہ معمولی سی زجر یا تعزیر دینے کے لئے بھی اپنے آپ کو آمادہ نہیں کر سکتا تھا۔ انجام کار اُسے کہدیا گیا۔ کہ اگر وہ اپنی طبیعت میں اور زیادہ عزم اور استقلال پیدا نہیں کریگا۔ تو اسے اس عہدہ سے سبکدوش کر دیا جائے گا۔ اس پر اس شخص نے ایک ماہر علم العادات سے مشورہ کیا جس نے اسے بتایا۔ کہ اسے چہرہ کو غضب ناک بنائے رکھنا۔ اور دانتوں کو بند رکھنا چاہیئے۔ اور عام طور پر ایک درشت رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ وہ شخص بیان کرتا ہے۔ کہ خود اختیاری درشتی کے اس طریق پر چند ماہ کاربند رہنے کے بعد اسے معلوم ہونے لگ گیا۔ کہ وہ حقیقت میں تند خو ہو رہا ہے۔ اور رفتہ رفتہ رحم اور عفو کے تمام جذبات اس سے جاتے رہے۔

یہ اس بات کی ایک نہایت یقینی مثال ہے۔ کہ محض ایک بناوٹ یا کیفیت کے اختیار کرنے سے انسان کے کردار پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے۔

مسجد احمدیہ لنڈن میں ممبران لنڈن اکسپلورز کلب کی آمد

لنڈن کے ہفتہ وار اخبار "ساؤتھ ویسٹرن سٹار" کے ۲۷ اگست کے شمارہ میں ایک گروپ فوٹو کے ساتھ Explorers Visit to London Mosque کے زیر عنوان لنڈن اکسپلورز کلب کی مسجد احمدیہ میں آمد کی خبر شائع ہوئی ہے۔ جس کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے:۔

اتوار سہ پہر کو لنڈن اکسپلورز کلب کے ۳۰ سے زائد ممبر مسجد احمدیہ لنڈن۔ ساؤتھ فیلڈز میں آئے۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس نائب امام مسجد نے استقبال کیا۔ اور انہیں مسجد کی سیر کرائی۔ اور اسلامی طریق عبادت کے متعلق ان کے بہت سے سوالوں کے جواب دیئے مسجد کا رُخ مکہ کی جانب ہے۔ تاکہ نماز پڑھنے والے اس مقدس شہر کی طرف مونہہ کر کے نماز پڑھیں۔ اندرونِ مسجد کا پُر سکون وقار دیکھنے والے پر ایک گہرا اثر ڈالتا ہے۔ دیواریں سفید پتھر کی ہیں۔ جو نہایت صاف و شفاف۔ گنبد کی چھت تک پہونچتی ہیں۔ تنگ لمبی کھڑکیاں۔ اور ایک گہرے نیلے رنگ کا غالیچہ اس جگہ کی سادگی حُسن کو بڑھا رہے ہیں۔ کلب کے ممبروں نے ملحقہ وسیع باغ کی بھی سیر کی۔ جس میں بہت سے پھلدار درخت سایہ کئے ہوئے ہیں۔ مسجد میں انہوں نے جو کچھ دیکھا۔ اور سُنا۔ وہاں اس کے متعلق انہوں نے ایک دوسرے سے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔ مولانا عبدالرحیم صاحب درد امام مسجد نے سبزہ زار پر انہیں دعوتِ چائے دی۔ اور ایک پُر اشتیاق تقریر میں کلب کا خیر مقدم کیا۔ اور مذہب اسلام توحید الٰہی اور انسان کے تعلق باللہ کا ذکر کیا۔ کلب کے پریزیڈنٹ مسٹر ڈبلیو مارگری نے اپنی طرف سے اور کلب کے دیگر ممبران کی طرف سے امام صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا۔ آج سہ پہر یہاں نہایت پُر لطف وقت گزارنے سے ہم بہت محظوظ و مسرور ہوئے

اور [illegible] ۵ [illegible] گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرقی افریقہ میں تبلیغِ اسلام

احمدیہ مشن مشرقی افریقہ کی رپورٹ ماہ جولائی

ملاقاتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں تبلیغ اسلام اور احمدیت کے مقاصد کی خاطر متعدد ملاقاتیں کی گئیں۔ ان میں سے زیادہ تر افریقین مسلمانوں اور بعض عیسائیوں سے تھیں۔ ۶ یورپین سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ ملاقاتوں میں سے چند ایک کا ذکر کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا (۱) پرائمری گورنمنٹ سکول ادسو کے کا ایک مسلمان استاد معلم عماری مجھے ملنے ٹبورا میں آیا۔ اور معراج کے متعلق اس نے سوال کیا۔ اس کے متعلق تفصیل سے بتایا گیا۔ کہ معراج روحانی تھا۔ (۲) ایک عیسائی افریقین کلرک محکمہ تعلیم سے ملنے کا موقعہ ملا۔ اور اس کے اس سوال پر کہ اسلام مشکل ترین اور نہ سمجھ آنے والا مذہب ہے بتایا گیا کہ اسلام عیسائیت سے ہزاروں درجہ آسان اور عام فہم مذہب ہے۔ (۳) جرمن لوتھرین مشن ارد شہ کے انچارج کو ملنے گیا۔ اور ایک گھنٹہ گفتگو ہوتی رہی۔ اُسے بتایا۔ کہ حضرت مسیح نے انجیل میں آمد ثانی کی جو علامات بیان کی ہیں وہ پوری ہوگئیں۔ اور حضرت احمد علیہ السلام کی صورت میں حضرت مسیح آ چکے ہیں۔

پادری صاحب فرمانے لگے مسیح تو نبی نہیں تھا۔ وہ تو خدا کا بیٹا اور خدا تھا۔ اس پر مندرجہ ذیل گفتگو ہوئی:۔

خاکسار۔ کیا حضرت مسیح ویسا ہی خدا کا بیٹا تھا۔ جیسا کہ میں اور آپ اپنے ماں باپ کے بیٹے ہیں؟

پادری۔ ہاں حقیقی خدا کا بیٹا اور الٰہ تھا۔ انجیل سے یہ ثابت ہے:۔

خاکسار۔ انجیل سے تو یہ ثابت نہیں تورات اور انجیل میں خدا کا بیٹا کا محاورہ کئی آدمیوں کے متعلق استعمال ہوا ہے تورات میں اسرائیل کو خدا کا پلوٹھا بیٹا قرار دیا گیا ہے۔ انجیل میں حضرت مسیح صلح کرانے والوں کو بھی خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں۔ کیا یہ سب خدا کے حقیقی بیٹے ہیں۔

پادری۔ نہیں صرف حضرت مسیح خدا کے حقیقی بیٹے ہیں۔ دوسروں کے متعلق جو خدا کے بیٹے کا محاورہ استعمال ہوا ہے وہ مجازی رنگ میں ہے۔

خاکسار۔ کیا اس بات کا ثبوت تورات یا انجیل سے پیش کر سکتے ہیں۔ اس پر ایک دوسرا پادری بولا۔

پادری۔ مسیح خدا کا حقیقی بیٹا اس لئے تھا۔ کہ وہ منجی تھا۔ اور ابتدائے عالم میں ظاہر ہوا تھا۔

خاکسار۔ لیکن منجی تو حضرت مسیح کے حواری بھی آپ کے خیال میں تھے۔ اس کے بعد الوہیت مسیح پر گفتگو شروع ہوئی

مطبوعات جدیدہ

عرصہ زیر رپورٹ میں رسالہ سواحیلی ماہ جون شائع ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل مضامین لکھے گئے (۱) قرآن مجید کی چند آیات کی تفسیر (۲) چند احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم (۳) سید الانبیاء کے عنوان سے مسٹر عبداللہ سکاٹ کے انگریزی مضمون The Master Prophet Mohammad کا سواحیلی میں ترجمہ کیا۔ جس میں اجرائے نبوت کے مسئلہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ (۴) ہم خدا کے فضل سے مسلمان ہیں۔ اس عنوان کے ماتحت ایک مخالف طائفہ کے اشتہار کا جواب دیا گیا۔ (۵) دس شرائط بیعت سواحیلی میں۔ جون کا پرچہ دو ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔

خط و کتابت

اس عرصہ میں ترپین خطوط مرکز، مشرقی افریقہ کی احمدیہ جماعتوں اور بعض غیر احمدیوں کو لکھے گئے۔ مرکزی خطوط اکثر رپورٹوں پر مشتمل تھے۔ لوکل خطوط میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے امتحان کی تحریک۔ اخبار الفضل کے بقایا داروں سے چندہ کا مطالبہ تھا اس عرصہ میں احمدی افراد کو جو خطوط لکھے گئے کم و بیش ان میں خلافت سے وابستگی اور تعلق بڑھانے کے لئے بھی توجہ دلائی جاتی رہی۔

خطبات و تقریریں

اس عرصہ میں تین خطبے قرآنی احکام و قوانین کا اثر اور اطاعت خلافت۔ نمازوں اور دعاؤں میں باقاعدگی اور ٹبورا کے نو احمدیوں کو حقیقی احمدی بننے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ چوتھا خطبہ مجھے ۳۰ر جولائی نیروبی میں پڑھانے کا موقعہ ملا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ الہامات جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کی ذات سے تعلق رکھتے ہیں سنائے گئے۔ علاوہ ازیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کا ایک خطبہ ٹبورا کے دوستوں کو سنایا گیا۔ خطبات کے علاوہ اس عرصہ میں چھوٹی بڑی پانچ تقریریں کرنے کا موقعہ ملا۔

تحریری کام

اگرچہ خطوط کے لکھنے میں بھی کافی وقت صرف ہو جاتا ہے۔ تاہم اس کے علاوہ مختلف مضامین بھی سواحیلی میں اس عرصہ میں تیار کئے گئے۔ اسلام کے خلاف "محمد یا مسیح" ایک کتاب سواحیلی میں عرصہ سے شائع ہو چکی ہے کا نصف جواب لکھا۔ عیسائیوں سے بیس سوال۔ دینیات کا نصاب برائے ٹبورا سکول۔ اسلامی اصول کی فلاسفی کے سواحیلی ترجمہ کا اصل سے مقابلہ وغیرہ کیا گیا۔ مباحثہ مصر متعلق الوہیت مسیح کا بھی سواحیلی میں ترجمہ کیا گیا

احمدیہ مسلم سکول

اس عرصہ میں لڑکوں کی اوسط حاضری ۲۶/۶۰ رہی۔ بیس لڑکے سٹینڈرڈ اول کا کورس ختم کرکے امتحان میں شریک ہوئے ۶ر جولائی سے ۱۱ر جولائی تک امتحان علاوہ سکول کے کورس کے دینیات قاعدہ یسرنا القرآن اور احمدیت و اسلام کی موٹی موٹی باتوں کا لیا گیا۔ دینیات کا امتحان میں نے خود لیا اور دوسرے مضامین کا امتحان گورنمنٹ سکول کے ایک ٹیچر نے لیا۔ ۱۵ لڑکے پاس ہوئے انسپکٹر آف سکولز۔ نے اس نتیجہ پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ ۱۲ جولائی سے سٹینڈرڈ دوم میں انہیں داخل کیا گیا ۱۵ جولائی سے سکول کے لڑکوں اور استادوں کی ہفتہ وار میٹنگ کا سلسلہ شروع کیا گیا ۱۹ر جولائی سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کی ہدایات کے مطابق سکول کے لڑکوں کو صنعت و حرفت سکھانے کا بھی انتظام کیا ہے۔

افسوسناک انتقال

سکول کا ایک معلم ناجم بن سالم تھا۔ یہ عرب نوجوان جب میں ٹبورا اپریل ۱۹۳۶ء میں گیا۔ تو خدا تعالٰے نے اسے احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی۔ گزشتہ چند دن بیمار رہنے کے بعد انتقال کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے گزشتہ ایک سال میں میری بہت امداد کی۔ میری تمام تقریروں۔ خطبات جمعہ۔ درس و تدریس کا سواحیلی میں ترجمہ کرتا رہا۔ پھر تمام مضامین جو میں عربی میں لکھتا ان کا ترجمہ سواحیلی میں کرتا۔ پھر سکول میں بھی چھ گھنٹے کام کرتا اس قدر محنت و شوق سے یہ نوجوان کام کرتا تھا۔ جس سے اس کی سلسلہ سے محبت ظاہر ہوتی تھی۔ مرحوم نے بیماری سے چند دن پہلے سواحیلی میں نظمیں لکھیں۔ ایک احمدیہ سکول کے لڑکوں کے متعلق اور دوسری حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح سے چلکر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی مدح تک۔ یہ دونوں نظمیں رسالہ سواحیلی میں شائع کی جائیں گی۔ اللہ تعالٰے مرحوم کو بہت بہت جزائے خیر دے اور جنت الخلد نصیب کرے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بچہ سالم بن ناجم چھوڑا ہے اللہ تعالٰے اس عزیز کا محافظ ہو۔ تمام احباب بھی مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں:۔

نئے احمدی

عرصہ زیر رپورٹ میں بفضل خدا بادن نئے احمدی افریقین مردوں اور خواتین میں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے

غیر مبایعین کے بیّن جھوٹے اور ناحق پر ہونیکا قطعی ثبوت

۲

غیر مبایعین کا دوسرا جھوٹا عقیدہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوۃ حقہ کے متعلق غیر مبایعین کا دوسرا جھوٹا اور پُر از ضلالت عقیدہ جس کی نظیر اس عالم میں نہیں پائی جا سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر افضل ہونے کا عقیدہ ہے۔ اس عقیدہ کا بطلان ایسا اظہر من الشمس ہے کہ جس کا کسی صورت میں انکار نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کن امور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہیں۔ اس کا ثبوت مندرجہ ذیل حوالوں سے جو منجملہ ۴ کے صرف ۴ پیش کرتے ہیں۔ بخوبی مل جاتا ہے۔

۱۔ "عیسائیوں کا...... وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت میں احمد کے غلام سے کمتر ہے۔" (دافع البلاء صلا۱۲)

۲۔ "اگر اس احمد کے غلام کو جو مسیح موعود کر کے بھیجا گیا ہے۔ تم اس پہلے مسیح سے بزرگ تر نہیں سمجھتے۔ اور اسی کو اپنا شفیع اور منجی قرار دیتے ہو۔ تو اب اپنے اس دعوے کا ثبوت دو۔"

(دافع البلاء صلا۱۴)

۳۔ "مجھے خدا تعالےٰ کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ میں عیسیٰ کو ہرگز ان امور میں اپنے پر کوئی زیادت نہیں سمجھتا۔ یعنی جیسے اس پر خدا کا کلام نازل ہوا۔ ایسا ہی مجھ پر بھی ہوا۔ اور جیسے اس کی نسبت معجزات منسوب کئے جاتے ہیں۔ میں یقینی طور پر ان معجزات کا مصداق اپنے نفس کو پاتا ہوں۔ بلکہ ان سے زیادہ"

(چشمہ مسیحی خورد صلا۲۳)

۴۔ "خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا۔ جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھکر ہے۔"

(دافع البلاء صلا۱۲)

پس مندرجہ بالا پاک تحریرات سے یہ امر ثابت شدہ حقیقت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (۱) قرب میں (۲) شفاعت میں (۳) منجی ہونے میں (۴) معجزات میں۔ غرض ہر شان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہیں۔ اب ان امورِ افضلیت کا لازمی نتیجہ جو نکلنا چاہیئے اور جو نکلتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہر شان میں کمتر ہونے کے مسلمہ طور پر نبی اللہ اور رسول اللہ ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بوجہ حضرت عیسیٰ سے ہر ایک شان میں افضل ہونے کے نبی اللہ اور رسول اللہ نہ ہوں۔ یقیناً آپ نبی ہیں۔ لیکن کلام الٰہی سیقول العدو لست مرسلا کے مطابق غیر مبایعین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تو نبی اللہ اور رسول اللہ یقین کرتے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت بلند شان رکھتے ہیں۔ نبی اور رسول نہیں مانتے۔

اب ہمارا مطالبہ یہ ہے۔ کہ پیدائشِ عالم سے لے کر تا ایں دم آیا کوئی ایسی نظیر موجود ہے۔ کہ ایک شخص مسلمہ نبی سے قرب اور شفاعت اور منجی ہونے اور معجزات میں افضل ہو۔ مگر باوجود اس کے وہ نبی نہ ہو۔ اگر کوئی ایک بھی نظیر ہے۔ تو پیش کرو۔ ورنہ کیا ہمیں یہ صحیح طور پر حق نہیں پہونچتا۔ کہ مطابق اس زرین اصل کے کہ "جھوٹ کی یہ نشانی ہے کہ اس کی کوئی نظیر نہیں ہوتی۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹)

آپ کے سراسر جھوٹے اور باطل کے پرستار ہونے کی علی الاعلان منادی کریں

غیر مبایعین کا تیسرا جھوٹا عقیدہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اسلام نے بھی آخری مسیح کا نام حکم رکھا ہے۔ اور تمام دنیا کے مذاہب کا فیصلہ کرنے والا قرار دیا ہے"

حقیقۃ الوحی صلا۱۵۵

پھر فرمایا:۔

"امام موعود دونوں سلطنتوں کا مالک قرار دیا گیا ہے۔ یعنی دین اسلام جو بطور دن کے ہے۔ اور دوسرے ادیان جو بطور رات کے ہیں۔ ان سب پر حکمرانی کرنے کے لئے یہ موعود آیا ہے۔"

نزول المسیح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیسے حکم تھے۔ اس کے متعلق ملاحظہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"مسیح موعود جو اسی امت میں سے ہوگا۔ وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے حکم ہوگا...... اور بباعث کثرت اختلافات تمام اندرونی طور پر جھگڑنے والے اور تمام بیرونی طور پر اختلاف کرنے والے ایک حکم کے محتاج ہوں گے...... جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ کے وقت میں ہوا۔ پھر بعد اس کے آنحضرت صلعم کے وقت میں ہوا۔ سو آخری موعود کے وقت میں بھی یہی ہوگا۔" (حقیقۃ الوحی صلا۴۲)

ان تصریحات کی موجودگی میں غیر مبایعین سے ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ تمام مذاہب کا فیصلہ کرنے والا تمام مذاہب پر حکمرانی کرنے والا۔ تمام اندرونی اور بیرونی مذہبی اختلافات کو دور اور ان کا فیصلہ کرنے والا خدا کا مقرر کردہ حکم جیسا کہ حکم حضرت عیسیٰؑ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ نبی ہو سکتا ہے۔ یا کچھ اور۔ اگر کوئی مندرجہ بالا شرائط کے ساتھ حکم ہونے کے باوجود غیر نبی ہے۔ تو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اس وقت تک کوئی نظیر پیش کرو۔ جو شرائط پیش کردہ کے ساتھ خدا کی طرف سے حکم مقرر ہو۔ اور پھر بھی وہ نبی نہ ہو۔ اور اگر پیش نہ کر سکو۔ اور یقیناً نہ کر سکو گے۔ تو بموجب ارشاد نبوی "جھوٹ کی یہ نشانی ہے۔ کہ اس کی کوئی نظیر نہیں ہوتی۔" آپ کے جھوٹے اور سراسر باطل عقائد کے حامل ہونے میں کیا شک وشبہ رہ جاتا ہے۔

غیر مُبایعین کا چوتھا جھوٹا عقیدہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھلائے ہیں۔ کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں۔ تو ان سے بھی ان کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔"

(چشمہ معرفت صلا۳۱۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کامل نبی اور حقیقت الامر میں ایک عظیم الشان نبی ہونے کی تحریر مندرجہ بالا ایک ایسی قاطع دلیل ہے کہ ہزار تاویل کی جائے ہزار سر پٹکا جائے اس کا کسی صورت میں رد ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ نہ صرف عقل سلیم ہی اس بات کو قبول نہیں کر سکتی۔ بلکہ ایک ایسا دماغ جس میں معمولی سی بھی عقل ہے۔ وہ بھی اس بات کو قبول کرنے سے عاجز ہے۔ کہ جس شے کے ہزارویں حصہ سے ایک نبی کی نبوت فی الواقعہ ثابت ہو سکتی ہے۔ خود صاحب شے کی نبوت وہی شے رکھنے کے باوجود کیوں ہزار گنا زیادہ نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ تو ایسی ہی مثال ہے کہ ایک شخص دعویٰ کرے۔ کہ میرے پاس اس قدر دولت اور مال ہے۔ کہ اگر میں اس کو ہزار لوگوں پر بھی تقسیم کردوں۔ تو اس تقسیم شدہ رقم سے وہ تمام لاکھپتی اور بڑے دولتمند بن سکتے ہیں۔ لیکن نتیجہ یہ الٹا برآمد ہو کہ خود صاحب مال و دولت نہ تو لاکھ پتی ہو۔ اور نہ ہی وہ دولت مند قرار دیا جاسکے۔ اگر عقلاً اور نقلاً ایسا ہوسکتا ہے۔ یا اس کی کوئی نظیر مل سکتی ہے۔ تو مجھ ایسے عقلی ثبوت مہیا کرنے والے اور ایسی نظیر کے پیش کرنے والے کے آگے سر تسلیم خم کردوں گا۔ کیا کوئی غیر مبائعین میں سے ایسی نادر اور لاجواب عقل کا مالک ہے۔ جو یہ ثابت کرسکے کہ "ہزار" اپنے "۱/۱۰۰۰" حصہ کے نہ صرف برابر ہے۔ بلکہ اس سے چھوٹا ہے۔ غرض اگر غیر مبائعین میں سے کسی میں یہ دم خم ہے۔ کہ وہ عقلی و نقلی طور سے یہ ثابت کرسکے۔ اور اس کی کوئی نظیر پیش کرسکے۔ تو وہ پیش کرے۔ اور اگر پیش نہ کرسکے تو بموجب ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام "جھوٹ کی نشانی یہ ہے کہ اس کی کوئی نظیر نہیں ہوتی" ان کے جھوٹے اور از سرتاپا غلط عقائد پر قائم ہونے میں کیا شک ہوسکتا ہے۔

غیر مبائعین کا پانچواں جھوٹا عقیدہ

کیا غیر مبائعین میں سے کوئی ثابت کرسکتا ہے۔ اور اس کی کوئی مسلم الثبوت نظیر پیش کرسکتا ہے۔ کہ ابتدائے آفرینش سے اس وقت تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح آدم کی نسل میں سے کسی مسلمہ نبی کی روحانیت کا دوبارہ ظہور اور بروز ہوا ہو۔ لیکن مورد بروز فی الواقعہ نبی اور رسول نہ ہو۔ میں نے اپنے مطالبہ کو عام اور محل استدلال کی خاطر "بروز ہوا ہو" کے آخری الفاظ کے بعد "حتیٰ کہ اس کا نام اور اس کا وجود بھی عند اللہ صاحب بروز کا نام اور وجود قرار پا وے" کے الفاظ کو عمداً ترک کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ بروزی وجود کا آخری اور انتہائی مقام ہے۔ اور اس کو محل استدلال کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا۔ اصول ہمیشہ قاعدہ کلیہ کے رنگ میں ہوتا ہے۔ اور اس کا تعلق شرائط ذاتیہ سے ہوتا ہے نہ کہ شرائط اضافیہ سے۔ قصہ مختصر ہمارا یہ دعویٰ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بوجہ بروز محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور بروز عیسےٰ علیہ السلام ہونے کے یقیناً نبی اور رسول ہیں۔ اور اس کی دلیل ہمارے پاس یہ ہے۔ کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی۔ اس وقت سے لے کر آج تک یہ کبھی واقعہ نہیں ہوا۔ کہ کسی نبی کا مورد بروز نبی نہ ہو۔ حضرت یحیٰی ع ایلیا نبی کے مورد بروز تھے (دیکھو حاشیہ تریاق القلوب صفحہ ۱۰۰) اور وہ یقیناً نبی تھے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مورد بروز تھے (دیکھو حاشیہ تریاق القلوب صفحہ ۱۰۰) اور آپ یقیناً نبی تھے۔ یشوعا حضرت موسیٰ کا مورد بروز تھا (دیکھو ایک غلطی کا ازالہ) اور یقیناً نبی تھا۔ پس ان نظیروں کی بنا پر کیونکہ بموجب فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام "سچ کی یہ نشانی ہوتی ہے کہ اس کی کوئی نظیر بھی ہوتی ہے" اور نیز بوجہ اس فرمان کے "بروزی تصویر پوری نہیں ہوسکتی۔ جب تک کہ یہ تصویر ہر ایک پہلو سے اپنے اصل کے کمال اپنے اندر نہ رکھتی ہو" (ایک غلطی کا ازالہ)

ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بوجہ دو نبیوں کا بالخصوص مورد بروز ہونے کے فی الواقع نبی اور رسول مانتے ہیں۔ غرض غیر مبائعین سے ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ یا تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بروز اتم ہونے کے نفس الامر میں نبی اور رسول تسلیم کریں۔ یا کوئی ایسی نظیر پیش کریں۔ کہ کسی نبی کا کوئی مورد بروز نبی نہ ہوا ہو۔ اور ہم دعویٰ سے کہتے ہیں۔ کہ اس باطل عقیدہ (کہ کسی نبی کا کوئی مورد بروز نبی نہیں بھی ہوا کرتا) کی کوئی نظیر ملنی مشکل ہے۔ اگر کوئی نظیر نہیں تو بموجب ارشاد حضرت مسیح موعود "جھوٹ کی یہ نشانی ہے کہ اس کی کوئی نظیر نہیں ہوتی" غیر مبائعین کے کھلے طور پر جھوٹے ہونے کا یہ ثبوت ہے

خاکسار:۔ محمد سعید سعدی از لاہور

مرحومہ والدہ صاحبہ کی یادیں

پینتیس ۳۵ برس گذرے جب میرے والدین نے خدا کے سچے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہا۔ اور حضور کے حلقہ بگوشوں میں شامل ہوئے۔ میرے دادا اپنے گاؤں کریہہ ضلع جالندھر میں ایک عالم سمجھے جاتے تھے۔ وہ والد صاحب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے پر بہت برافروختہ ہوئے۔ سب وشتم اور مار پیٹ کے بعد والدہ صاحبہ رضی اللہ عنہا سے زیورات چھین کر ان دونوں کو گھر سے نکال دیا مکانات سے بے دخل کر دیا۔ اور لوگوں کو مکمل بائیکاٹ کرنے کی تلقین کی۔ یہ دن میرے والدین پر نہایت تنگی کے تھے۔ مگر انہوں نے حق کی خاطر تمام مشکلات کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ اور گاؤں کے دوسری طرف ایک مکان میں رہنے لگے۔ لوگوں نے پانی بند کیا۔ تعلقات قطع کر لیے۔ ڈرا دھمکا کر احمدیت سے برگشتہ کرنا چاہا مگر میرے والد صاحب تن تنہا حق پر ثابت قدم رہے بلکہ مقدور بھر تبلیغ کرتے رہے ان مشکلات کے آغاز سے قریباً تین سال بعد میری پیدائش ہوئی۔ میرے ایک چھوٹے بھائی کی وفات پر لوگوں نے دفن کرنے میں سخت مزاحمت کی یہ سب کچھ ہوا مگر وہ جنہوں نے خدا کے برگزیدہ رسول کا چہرہ دیکھا تھا ان کے پاؤں میں ادنیٰ سی لغزش بھی پیدا نہ ہوئی تھی۔ یہ تکالیف عرصہ گزرنے پر کم ہوتی گئیں۔ حالات بدل گئے حتیٰ کہ ۱۹۲۷ء میں قبلہ والد صاحب بیمار ہوکر قادیان تشریف لائے۔ اور اسی مقدس بستی میں ۷ دسمبر ۲۷ء کو دار فانی سے رحلت فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

میرے والد صاحب کوئی باقاعدہ مولوی نہ تھے مگر مڈل تک تعلیم تھی آپ اخلاص۔ قربانی اور رضا بالقضاء کی ایک مثال تھے۔ ان کے ملنے والے تمام احمدی بلکہ غیر احمدی بھی ان کی تعریف کرتے۔ ان کی انتہائی خواہش یہ تھی کہ میرے بچے خادم دین بنیں باوجودیکہ وہ بہت غریب تھے۔ آپ نے کبھی نہ چاہا۔ کہ اپنی اولاد کو اموال دنیا کے جمع کرنے میں منہمک دیکھیں بہت کم گو تھے۔ احمدیت میں داخل ہوکر انہوں نے اپنی زندگی میں قابل رشک تبدیلی پیدا کی تھی۔

والد صاحب مرحوم کی وفات کے بعد والدہ صاحبہ مستقل طور پر دارالامان میں سکونت پذیر ہوگئیں اور بچوں کی تربیت ان کا اہم کام تھا۔ ہم چار بھائی اور دو بہنیں ہیں علاوہ ازیں میرے اپنے بچے ہیں۔ سب کی نگرانی والدہ صاحبہ کرتی تھیں۔ انہوں نے قریباً دس سال قادیان میں گزارے اور یکم ستمبر ۱۹۳۷ء کو فوت ہوئیں۔ اس عرصہ میں ساڑھے چار سال کے لئے میں فلسطین گیا۔ مرحومہ والدہ صاحبہ کو بیماری کے باعث ہمیشہ خیال رہتا تھا کہ کہیں میری واپسی سے پہلے وہ وفات نہ پا جائیں انہوں نے یہ دن گن گن کر گزارے۔ ان کی بیماری اور سخت بیماری کی خبر بارہا مجھے پہنچی اور ایک مرتبہ تو ارض مقدسہ کی ایک وادی میں

اس کرب و اضطراب سے میں نے دعا کی۔ کہ مجھے یقین ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ بہرحال میرے ہندوستان لوٹنے سے پہلے ان کی روح قبض نہ کرے گا۔ میری واپسی کے بعد جلد ہی اخویم مولوی عنایت اللہ صاحب مولوی فاضل تبلیغ کے لئے سٹریٹ سیٹلمنٹس روانہ ہوگئے۔ چند ماہ بعد دوسرے بھائی مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل جاپان بھیجے گئے۔ یہ دونو (خدا ان کی عمر میں برکت دے) تحریک جدید کے مجاہد ہیں۔ چوتھا بھائی ابھی گیارہ برس کا ہے۔ انشاء اللہ وہ بھی اسی راستہ پر آنے والا ہے۔ اور آج جبکہ میری پیاری والدہ صاحبہ ہم سب کو چھوڑ کر راہی ملک بقا ہوگئی ہیں۔ یہ دونوں مجاہد مشرق قریب اور مشرق اقصےٰ میں احمدیت کی تبلیغ میں کوشاں ہیں۔ میرا دل شکستہ ہے۔ میں نے آج سچ مچ محسوس کیا۔ کہ میں یتیم رہ گیا ہوں میں اندازہ کرتا ہوں کہ اس حادثہ سے میرے غریب الوطن بھائیوں کو سخت صدمہ ہوگا۔ اس لئے تمام اہل دل احباب سے دردمندانہ درخواست دعا کرتا ہوں

والدہ صاحبہ رضی اللہ عنہا صرف دو ہفتہ بیمار رہیں۔ علاج میں پوری کوشش کی گئی۔ دارالامان کے اکثر ڈاکٹر صاحبان خصوصاً ڈاکٹر محمد ثناء اللہ خاں صاحب نے پوری ہمدردی سے علاج کیا۔ مگر تقدیر کا نوشتہ پورا ہوا۔ والدہ صاحبہ نے اس بیماری میں بھی صبر اور تحمل کا اعلےٰ نمونہ دکھایا۔ ان کی وفات کی خبر میری ہمشیرہ۔ میرے ماموں اور مجھے بذریعہ خواب مل چکی تھی۔ والدہ صاحبہ کو تو رؤیا میں وقت اور تاریخ بھی بتلادی گئی تھی۔ انہوں نے آخری وقت زبانی وصایا میں بعض بچوں کو نماز اور تلاوت قرآن کی نصیحت کی۔ مجھے درس قرآن مجید کے متعلق فرمایا۔ بار بار قرآن مجید سنا۔ بیماری کے ہر مرحلہ میں اطمینان کا ہی اظہار کیا۔ آخری لمحات بھی تسبیح و تحمید اور اشاروں سے نماز ادا کرنے میں صرف کئے۔ اللہ تعالےٰ کا نام لینے سے ان کے چہرہ پر خوشی۔ انبساط اور مسکراہٹ کے آثار پیدا ہو جاتے۔ آخر ½۳ بجے بعد دوپہر تین مرتبہ اللہ بڑے فضلوں والا ہے اللہ ہمارا دوست ہے۔ کہکر مسکرانے کے بعد خدا تعالےٰ کو جان سونپ دی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

میری مرحومہ والدہ ۵۵ سال کی عمر میں فوت ہوئیں۔ وہ پڑھی لکھی نہ تھیں ان کا ایمان صحیح طور پر ایمان العجائز تھا۔ وہ ہم سب بھائیوں کو دین کی خدمت کرنے کی تلقین فرماتی تھیں۔ اور خدمت بجالانے پر خوشی کا اظہار کرتی تھیں۔ وہ تہجد گزار تھیں۔ رات کے آخری حصہ میں تضرع و زاری سے احمدیت اور سلسلہ اور حضرت امیر المومنین اور اپنی اولاد کے لئے دعائیں کرتی تھیں۔ آہ! اب یہ سلسلہ بظاہر بند ہوگیا۔ اور ہمارے لئے دردبھرے دل سے دعا کرنے والی ماں ہم سے جدا ہوگئی۔

والدہ صاحبہ کی بیماری نے جب شدت اختیار کی۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ ڈلہوزی تشریف رکھتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے حسرت آمیز لہجہ میں کہا۔ "اب تو حضرت صاحب بھی یہاں نہیں" یعنی حضور میرا جنازہ نہ پڑھا سکیں گے۔

جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ ۳ ستمبر کو واپس تشریف لائے اور میں نے اپنی والدہ مرحومہ کی یہ خواہش بذریعہ تحریر حضور کی خدمت میں پیش کی۔ تو حضور نے ازراہِ نوازش ۳ ستمبر نماز جمعہ کے بعد دوبارہ جنازہ غائب پڑھایا۔ اس طرح سے اللہ تعالےٰ نے میری والدہ صاحبہ رضی اللہ عنہا کی اس خواہش کو بھی پورا فرمادیا۔ کہ حضور میرا جنازہ پڑھائیں۔

غرض میرے وہ غریب والدین جنہوں نے آج سے پینتیس برس قبل خدا کے مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے کے لئے ہر قسم کا دکھ اٹھایا۔ اور اپنے بچوں کو خدمت اسلام پر متعین دیکھنے کے بعد زندگی کے دور کو ختم کر کے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوگئے۔ وہ اپنی زندگی کے مقصد کو پاگئے۔ اور انہوں نے اپنے مولا کو راضی کرلیا۔ رضی اللہ عنہما وارضاھما

بالآخر تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ ہم سب بھائیوں بہنوں اور دیگر افراد خاندان کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ اور ہمیں اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین

دلفگار۔ ابو العطاء جالندھری قادیان

باشندگانِ برما کے مذہبی اخلاقی اور تمدّنی حالات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک برما بالخصوص رنگون اور مانڈلے بین الاقوامی شہر ہیں۔ دنیا کے ہر طبقہ کا آدمی آپ کو دیکھنے میں ملے گا۔ اصل باشندے بدھ مذہب کے پیرو ہیں۔ اور بدھ کی مورتی کی پوجا کرتے ہیں۔ نہایت ہی قدامت پسند اور اپنے آباؤ اجداد کی لکیر کے فقیر ان کو راہ راست پر لانے میں بہت روکیں حائل ہیں جنگلوں پہاڑوں اور آبادیوں غرضکہ چپہ چپہ زمین پر ان کے بڑے بڑے مندر بنے ہوئے ہیں۔ جو اکثر راجاؤں کے زمانہ کے بنے ہوئے ہیں۔ جن کو انگریزی میں Pagodas اور برمی میں پھیا کہتے ہیں ہر بستی کے قصبہ اور شہر میں مردوں اور عورتوں کی بہت بڑی تعداد مذہب کی خدمت کیلئے اپنی زندگی وقف کئے ہوئے ہوتی ہے۔ جن کو پونگی کہتے ہیں۔ ان کا لباس جوگیانہ ہوتا ہے۔ یہ مرد اور عورتیں منہ اور سر کے سارے بال منڈوا دیتے ہیں۔ شہروں میں تو لوگ قانون تہذیب اور تمدن سے واقف ہیں۔ مگر دیہات اور جنگل میں نہ ان کے پاس پکے برتن اور فرنیچر وغیرہ ہوتا ہے۔ اور نہ ہی یہ لوگ پنجاب کی طرح اکٹھے مکان بنا کر رہتے ہیں۔ بلکہ ہر ایک کا اپنے اپنے جنگل اور کھیتی میں الگ الگ گھر ہوتا ہے۔ یہ لوگ پیسے پیسے پر مسافر کو مار ڈالتے ہیں۔ برما کے لوگ کپڑوں وغیرہ کی بہت صفائی رکھتے ہیں۔ برما کی آب ہوا عام طور پر معتدل ہے۔ نہ ہی سردی کے موسم میں زیادہ سردی اور نہ ہی گرمی میں زیادہ گرمی برما کی سب سے بڑی فصل دھان ہے جس کا بارش پر دارومدار ہے۔ دریاؤں کے کنارے بعض علاقوں میں جہاں نمی زیادہ ہوتی ہے چاول کی کاشت ہمیشہ ہوتی رہتی ہے۔ اور ان علاقوں میں پنجاب سے بھی بڑھکر ہر قسم کی سبزی ہوتی ہے۔ عام طور پر رات دن مچھلی گوشت انڈا سبزی اور دال وغیرہ کے ساتھ چاول کھائے جاتے ہیں۔ کئی میل تک مرچ مونگ پھلی اور ٹماٹر کے کھیت چلے جاتے ہیں۔ اپر برما میں تھوڑی سی گندم بھی پیدا ہوتی ہے کیلا کثرت سے ہوتا ہے اور سستا بھی بہت ہے۔ جنگلات کی لکڑی میں سے ساگوان زیادہ مشہور ہے بانس بھی کثرت سے ہوتا ہے جنگلوں میں کئی جگہ درختوں کی طرح موٹا بانس دیکھا ہے برما کے جنگلوں میں رتی بہت ہوتی ہے۔ اور رتیاں مٹر کی طرح پھلی کے اندر ہوتی ہیں پان اور سپاری بھی بہت پیدا ہوتی ہے اسی طرح گنا وغیرہ۔ بستیوں اور جنگلوں میں لوگ خنزیر اور مرغی بطخ گائے وغیرہ زیادہ پالتے ہیں۔ پیشے زیادہ تر تجارت۔ ملازمت اور زراعت ہیں۔ مزدور پیشہ بھی بہت پائے جاتے ہیں۔ جو کہ پہاڑوں پر لوہے اور سونے کی کانوں میں اور دوسری جگہوں پر کام کرتے ہیں۔ چین۔ بمبئی سورت۔ مالابار اور مدراس کے لوگ زیادہ تر تجارت پیشہ ہیں۔ پنجابی زیادہ تر ملٹری اور پولیس میں کام کرتے ہیں۔ اسی طرح چوڑھے بہت پہنچے ہوئے ہیں خاصکر ضلع امرتسر کے دکن کے اچھوت لوگ بھی کیونکہ برمی لوگ اس کام سے بہت نفرت کرتے ہیں۔ آج کل برما کی مالی حالت اچھی نہیں۔ عورتیں مردوں کی نسبت تجارت اور دیگر کاروبار میں زیادہ حصہ لیتی ہیں پچھلی مردم شماری میں عورتوں کی آبادی مردوں سے چھ سات گنا زیادہ تھی۔ برمی لوگوں یعنی بدھ مت میں کھانے پینے کا کوئی پرہیز نہیں شادی کرتے وقت آدمی کو برسر روزگار دیکھتے ہیں۔ مذہب کی پرواہ نہیں کرتے۔ عورتوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مویشیوں میں متعدی امراض کے پھیل جانے کے خدشات

صاحب ڈائریکٹر محکمہ ویٹرنری پنجاب نے مویشیوں کے متعلق مندرجہ ذیل تخمینہ جات بابت مدت مختتمہ فروری ۱۹۳۶ء عوام کی اطلاع کے لئے شائع کیا ہے۔

موک:۔ علامات سے ظاہر ہے کہ یہ مرض حسب معمول اپنے دورہ کے مطابق صوبہ کے بیشتر حصہ میں پھیل جائے گا۔ آئندہ مہینوں میں اغلب ہے کہ جب میلوں کے مواقع پر مویشیوں کی وسیع پیمانہ پر نقل و حرکت ہوگی تو یہ بیماری زیادہ شدید صورت اختیار کرے گی۔ لہذا مالکان مواشی کو اس امر کی خاص کوشش کرنی چاہیئے کہ جونہی یہ بیماری ان کے گاؤں میں نمودار ہو۔ قریب ترین ویٹرنری ہسپتال کے ناظم ویٹرنری اسسٹنٹ کو فوراً اطلاع دی جائے تاکہ مناسب انسدادی تدابیر اختیار کی جا سکیں۔ پیشتر اس کے کہ بیماری پھیل جاتے اور پھر قابو میں نہ آسکے۔

پنجاب ویٹرنری کالج لاہور میں ایک قسم کا ویکسین تیار کیا گیا ہے جسے مویشیوں کے جسم میں بذریعہ پچکاری داخل کر کے ایک نئے طریقہ سے ان کو موک کی وبائی صورت سے محفوظ کیا جاتا ہے یہ نیا طریقہ بہت کامیاب ثابت ہوا ہے اور اب قسمت ہائے مال لاہور اور جالندھر بھر میں نیز قسمت ہائے مال راولپنڈی انبالہ اور ملتان کے بعض اضلاع میں وسیع پیمانہ پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مالکان مواشی کو اس معاملہ میں اپنے قریب ترین ویٹرنری اسسٹنٹ کے مشورہ سے مستفید ہونا چاہیئے۔

گلگھوٹو:۔ اس مرض کا انحصار کثرت باراں پر ہے اور توقع ہے کہ یہ صوبہ کے قریباً جملہ اضلاع میں کثرت سے پھیلے گا۔ اس کے پھیلنے کے اہم اسباب یہ ہیں کہ مویشیوں کے سوداگر انہیں کثیر تعداد میں موضع بہ موضع فروخت کرنے کی غرض سے لئے پھرتے ہیں یا بہت سے جانوروں کو میلوں میں جانا اور وہاں سے واپس آنا پڑتا ہے۔ یہ مرض کثرت سے پھیلتا ہے۔ اور اس سے صوبہ کے زمینداروں کو عظیم اقتصادی نقصان سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس کے انسداد کا اولیں سہل اور قابل عمل طریقہ یہ ہے کہ ہر گاؤں میں محکمہ ویٹرنری کے مجوزہ نمونہ کے مطابق سستا سا چوبچہ بنایا جائے جس میں مویشیوں کے پاؤں کو غسل دیا جا سکے۔ مالکان مواشی کو مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے قریب ترین ویٹرنری اسسٹنٹ سے پمفلٹ طلب کریں۔ جسے محکمہ مذکور نے منہ اور کھر کی بیماری اور اس کے انسداد کے متعلق مرتب کیا ہے اور جو حال میں صوبہ کے جملہ مشہور اخباروں میں اشاعت پذیر ہو چکا ہے۔

گولی سٹ:۔ یہ مرض لائل پور مظفرگڑھ۔ ڈیرہ غازی خان۔ راولپنڈی جہلم اور اٹک میں پھیلا ہوا ہے۔ اور توقع ہے کہ یہ اضلاع رہتک اور حصار کے بارانی رقبوں اور ضلع فیروزپور کے علاقہ بچایا میں خصوصیت سے بے قاعدگی سے نمودار ہوگا۔

سرا:۔ اغلب ہے کہ اس مرض کے بے قاعدہ حملے جملہ نشیبی علاقوں میں ہوں سرا کے موسم کا آغاز اس وقت ہوتا ہے جب بارشوں کے بعد کاٹنے والی مکھیاں کثرت سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ لہذا یہ غالباً شاہ پور گجرات شیخوپورہ۔ سیالکوٹ مظفرگڑھ اور قسمت مال انبالہ کے قریباً جملہ اضلاع میں نمودار ہوگا۔ زمینداروں کو تاکیدی مشورہ دیا جاتا ہے کہ جونہی یہ بیماری کسی مویشی پر حملہ کرے تو وہ اسے بیماری کے ابتدائی دور ہی میں کسی ویٹرنری ہسپتال میں لے جائے اور کامل شفایابی کے لئے ضروری ہے کہ علاج کے بعد مویشی سے کم از کم ۱۲ ہفتے کام نہ لے اور اسے کامل آرام کرنے دے۔

توقع ہے کہ بھیڑوں اور بکریوں میں امراض اضلاع شیخوپورہ گوجرانوالہ لاہور۔ گورداسپور۔ اور سیالکوٹ کے سیم زدہ رقبوں اور دریائی علاقوں میں نمودار ہوگا۔ محکمہ ویٹرنری ہر قسم کی امداد کے لئے تیار ہے۔

ان تخمینہ جات میں مالکان مواشی کو بار بار مشورہ دیا جا رہا ہے کہ وہ ان سہولتوں سے مستفید ہوں۔ چونکہ ویٹرنری نے مال مواشی بھیڑوں اور بکریوں کو ان بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے واسطے مہیا کر رکھی ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ جانور پھلنے پھولنے نہیں پاتے۔ کمزور رہتے ہیں اور کثیر نقصان کا موجب ثابت ہوتے ہیں۔ محکمہ مذکور نے صوبہ بھر میں ۳۰۰ باقاعدہ اور مستقل ویٹرنری ہسپتالوں اور ۱۲ سو دیہاتی شفاخانوں کا ایک جال بچھا رکھا ہے جہاں سے زمینداروں کو بغیر کسی معاوضہ کے ایسی فوری امداد مل سکتی ہے جس سے ان کے مواشی وبائی امراض کے حملوں سے محفوظ رہیں مالکان مواشی کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے سود بہبود کو مد نظر رکھتے ہوئے ان سہولتوں کا پورا فائدہ اٹھائیں

([illegible] جانب سے مہیا کی گئی ہیں۔ [illegible] کی اطلاعات [illegible])

مجلس احرار سیالکوٹ سے مسلمانوں کی بیزاری

مصری کا بیڑہ ڈبونے کے لئے ایک والنٹیر بھی نہیں ملتا

چندہ کی منجانب "پہلا حساب شائع کرو" کا مطالبہ

مرکز سے کئی چٹھیاں آ چکی ہیں۔ کہ قادیان کے لئے والنٹیر روانہ کرو۔ مگر کئی دنوں کی کوشش کے باوجود احرار پارٹی کو ایک والنٹیر بھی قادیان کے لئے نہیں مل سکا۔ بے چارے جہاں جاتے ہیں۔ وہاں سے یہی منہ توڑ جواب ملتا ہے کہ آپ خود جائیں۔ کیا قربانی کے بکرے صرف ہم ہی ہیں۔ اس ناکامی و نامرادی پر پارٹی مرکز کے لئے کوئی جواب سوچ رہی ہے۔

نیز معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ حافظ عبدالحمید صدر مجلس قادیان کے نام پر روپیہ جمع کرنے کے لئے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ مگر آج تک ایک پائی بھی نہیں مل سکی۔ جہاں جاتے ہیں۔ لوگ ان سے سابقہ حساب کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جس سے ان کو ہر جگہ منہ کی کھانی پڑتی ہے۔ سیالکوٹ کے اندر اس پارٹی کی اتنی حیثیت بھی نہیں کہ ان کے کہنے پر کوئی والنٹیر قادیان جانے کے لئے تیار ہو

(زمیندار ۸ ستمبر)

ممبران دارالشکر کمیٹی کو اطلاع

دارالشکر کمیٹی کی بعض انتظامی تبدیلیوں کی وجہ سے بعض احباب کو وقت پر ان کے خطوط کا جواب نہ ملنے سے بجا شکایت پیدا ہوئی ہے آئندہ کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کوئی ایسا خط حتی الوسع بغیر جواب نہ رہے گا۔ نیز یہ بھی انتظام کیا گیا ہے۔ کہ ہر ماہ کے آخر پر ہر ایک ممبر کو اس کے حسابات کا پتہ دیا جا سکے۔ اس لئے تمام ممبران مطمئن رہیں۔ اب باقاعدہ انتظام کر لیا گیا ہے۔

(صدر کمیٹی دارالشکر قادیان)

384

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیڈرل پبلک سروس کمیشن (انڈیا) کی اطلاع

فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے ماتحت امتحان مقابلہ ۷ دسمبر ۱۹۳۷ء بروز منگل خالی اسامیوں کے پُر کرنے کی خاطر ہوگا۔ اسامیوں کی تعداد فی الحال معلوم نہیں ہے۔ یہ یقینی ہے۔ کہ ان میں سے ۱۸ عورتیں لی جائیں گی۔ (عورتیں۔ غیر شادی شدہ یا بیوہ لی جائیں گی۔ جن کو شادی کرنے پر علیحدہ ہونا پڑے گا۔) درخواست برائے داخلہ امتحان چھپی ہوئی فارم پر ہونی چاہیئے جو فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے پاس معہ ضروری سرٹیفکیٹ وغیرہ قبل ۱۵ ستمبر ۱۹۳۷ء پہنچ جانی چاہئیں۔ فارم درخواست کے ملنے کا پتہ حسب ذیل ہے۔

سیکرٹری۔ فیڈرل پبلک سروس کمیشن کینیڈی ہوس۔ انیکس شملہ

Secretary Federal Public Service Commission Kennidy House Annexe Simla.

فیس داخلہ مبلغ ۱۵/۰ روپیہ ہوگی۔ جو کہ درخواست کے ساتھ آنی چاہیئے۔ اور رسید خزانہ کی صورت میں شامل درخواست ہونی چاہیئے۔

امتحان کے مندرجہ ذیل سنٹر ہوں گے۔

الہ آباد۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ دھلی۔ لاہور۔ مدراس۔ شملہ۔

کوئی امیدوار امتحان میں شریک نہیں ہو سکتا۔ جس کی تاریخ پیدائش قبل ۲ اپریل ۱۹۱۷ء یا بعد ۱ مارچ ۱۹۲۱ء ہوگی۔ سوائے عورتوں کے جن کی تاریخ پیدائش قبل ۲ اپریل ۱۹۱۰ء کی اور بعد ۱ مارچ ۱۹۲۲ء کی نہ ہو۔ یہ شرائط کسی حالت میں بھی کم و بیش نہیں ہو سکتیں۔ امیدوار پہلے دو بار بعد ۱۹۳۰ء شریک امتحان نہ ہو چکا ہو۔

(۱) امیدوار یا تو میٹرک پاس ہو۔ یا جونیئر کیمبرج پاس ہو۔

(۲) امیدوار یقین دلائے۔ کہ وہ ٹائپ کرنا جانتا ہے۔

(۳) امیدوار اچھے چال چلن کا ہو۔ اور پبلک سروس کمیشن کے ہر شعبہ میں کام کر سکتا ہو۔

نصاب امتحان حسب ذیل ہے۔

مضمون	نمبر	وقت
حساب	۱۰۰ نمبر	ایک گھنٹہ
خوشنویسی	۵۰ نمبر	۲۰ منٹ
جنرل نالج	۱۰۰	ایک گھنٹہ
انگریزی	۲۰۰	۲ گھنٹہ

امیدوار کو کامیاب ہونے کی غرض سے ۴۰ فیصدی نمبر حاصل کرنے چاہیئے۔ اس ضمن میں امیدوار کی قابلیت ڈرافٹ اور اختصار اور غلطیوں کا درست کرنا۔ عبارت کی درستی وغیرہ بھی دیکھی جاوے گی۔

(۱) عمر کے سرٹیفکیٹ کے متعلق ہدایات۔

اگر امیدوار میٹرک ہو۔ تو وہ اپنا سرٹیفکیٹ یونیورسٹی معہ ایک نقل شامل درخواست کرے۔ اگر میٹرک نہ ہو تو ایسا سرٹیفکیٹ جو کہ اس غرض کو پورا کرے شامل ہو۔

(۲) سرٹیفکیٹ چال چلن کی اصل کاپی اور ایک نقل شامل درخواست ہونی چاہیئے۔ اس سرٹیفکیٹ پر دستخط پرنسپل کالج یا ہیڈ ماسٹر سکول (جیسی کہ صورت امیدوار کی ہو) ہونے چاہئیں۔

(۳) درخواست پر یہ امور ضرور درج ہوں۔

(A) درخواست امیدوار نے اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی ہو۔ (B) امتحان جس میں شریک ہونا ہو۔ وہ درج ہو۔ (C) امیدوار کا مکمل پتہ۔ (D) اور سنٹر کا نام جہاں وہ برائے امتحان بیٹھنا چاہتا ہو۔ (E) درخواست براہ راست سیکرٹری فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے نام آنی چاہیئے ورنہ اس کا جواب نہیں ملیگا۔

سیکرٹری فیڈرل پبلک سروس کمیشن

روزنامہ "پاسبان" لاہور

روزنامہ "پاسبان" لاہور جو کہ ۲۲×۲۹/۴ کے آٹھ صفحات کا ہوگا۔ اور قیمت صرف ایک پیسہ۔ اور اس کا ہفتہ وار باتصویر ایڈیشن کم از کم ۱۲ صفحات کا اور قیمت دو پیسہ ہوگی۔ زیر ادارت مسٹر ممتاز ملک صاحب سابق ایڈیٹر "زمیندار" ۱۰ ستمبر ۱۹۳۷ء بروز جمعہ سے شائع ہونا شروع ہوگا۔

یہ پنجاب میں نہایت ارزاں اور قوم پرست مسلمانوں کا اردو میں واحد پرچہ ہوگا۔ خریداری کی درخواستیں۔ حسب ذیل پتہ پر بھیجی جائیں۔

مینیجنگ ایڈیٹر روزنامہ "پاسبان" ۱۶ اسر کلر روڈ۔ بیرون موری دروازہ لاہور

کمیٹی دارالشکر کا آئندہ قرعہ کب ڈالا جائیگا

کمیٹی دارالشکر قادیان کا آئندہ قرعہ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۷ء بروز جمعرات کو ڈالا جائیگا۔ انشاء اللہ اور قرعہ میں صرف انہی ممبران کے نام ڈالے جاوینگے جنکے ذمہ کوئی بقایا نہ ہوگا۔ اسلئے جن حضرات کے ذمہ کسی قسم کا بقایا ہو۔ وہ ۲۵ ستمبر سے پہلے پہلے اپنے بقایا جات ادا کر دیں۔ تاکہ ان کے نام قرعہ میں ڈالے جاسکیں۔ صدر کمیٹی دارالشکر قادیان

کمزور مرد۔ ساٹھ سالہ بوڑھے۔ غلط کار نوجوان

امرت بوٹی رجسٹرڈ

استعمال کریں۔ امرت بوٹی کثیر التعداد بوٹیوں کا جوہر۔ جریان۔ سرعت۔ کثرت احتلام کو روک کر منی کو گاڑھا کرتی ہے۔ بواسیر کے جراثیم کو ہلاک کرتی ہے۔ بغیر پرہیز ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ۱۰۰ گولی معہ امرت طلاء ۲/۱۲/۰ ۵۰ گولی بغیر امرت طلاء ۱/۰ مینیجر احمدیہ یونانی فارمیسی جالندھر کینٹ

رجسٹرڈ

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو۔
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
دشمن کا بھی جہاں میں گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو عوام اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ بانی دواخانہ ہذا آنقبلہ عالیجناب حضرت حکیم نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ کا پرورش اور تربیت یافتہ ہے۔ اور علم طب اس فیض رساں ہستی سے حاصل کر کے یہ دواخانہ حضور حکیم الامتہ کی اجازت سے ۱۹۱۰ء میں جاری کیا۔ اب دواخانہ ہذا عالیجناب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی زیر سرپرستی اور نگرانی کام کرتا ہے۔ آنقبلہ عالیجناب حضرت حکیم نورالدین صاحب اعظم رض کا مجرب نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ) اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ ان کے لئے یہ گولیاں تیر بہدف کا اثر رکھتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا۔

نوٹ:۔ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہمارے دواخانہ کی تیار کردہ مشہور و معروف محافظ اٹھرا گولیاں ڈاکٹر عبدالجلیل خانصاحب میڈیکل ہال اندرون موچی گیٹ لاہور سے بھی مل سکتی ہیں۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شملہ ۶ ستمبر۔ حکومت پنجاب نے مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے۔ حکومت پنجاب نے روزنامہ سٹیٹسمین مورخہ ۶ ستمبر میں روزنامہ مذکور کے ایک نامہ نگار خصوصی کا ایک نوٹ پڑھا ہے۔ جس میں بوچڑخانہ اور سردخانہ سے متعلق حکومت ہند کے سرکاری بیان کے بارے میں حکومت پنجاب کے طرز عمل کا اظہار کیا گیا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ اس نوٹ کی وجہ سے بعض غلط فہمیاں پیدا ہو جائیں۔ لہذا حکومت پنجاب ان غلط فہمیوں کے انداد کے لئے اعلان کرتی ہے کہ یہ نوٹ حکومت کی اجازت یا اس کے دیئے ہوئے اختیار کے مطابق شائع نہیں ہوا۔ اس نوٹ میں ظاہر کیا گیا ہے کہ "اس امر کا احتمال ہے کہ حکومت پنجاب حکومت ہند کے سرکاری بیان پر اعتراض کرے"۔ مگر یہ اطلاع بالکل بے بنیاد ہے۔

لکھنؤ ۶ ستمبر۔ ہز ایکسی لینسی گورنر یوپی ۹ ستمبر کو یوپی کی مجلس آئین ساز کے دونو ہاؤسوں کے ارکان کے سامنے تقریر کریں گے۔

نتھیا گلی ۶ ستمبر۔ آج صبح ½۶ بجے ۱۲۰ قبائلی افراد نے موضع چودھوان پر حملہ کیا۔ ایک ہندو ہلاک ہوا۔ اور ۲ زخمی ہوئے۔ جن میں سے ایک کو شدید زخم آئے ہیں۔ دس دکانیں لوٹ لی گئیں۔ جس میں صرف بہی کھاتے کی کتابیں جلا دی گئیں۔

کلکتہ ۶ ستمبر۔ پندرہ دن کی بحث و تمحیص کے بعد آج بنگال اسمبلی نے فنانس منسٹر کی طرف سے پیش کردہ بجٹ بلا کسی ترمیم کے منظور کر لیا۔ بحث و تمحیص میں ۱۰۵ ممبران نے حصہ لیا۔

پٹنہ ۶ ستمبر۔ بہار اسمبلی میں نمائندہ اسمبلی سے متعلقہ قرارداد پر بحث کا آج تیسرا دن تھا لیکن آج بھی کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ کانگرس اس امر کے لئے تیار ہے کہ فرقہ دار اقلیتوں مثلاً مسلمانوں اور اچھوتوں وغیرہ کی نمائندگی سے متعلق ایک علیحدہ دفعہ اس قرارداد کے ساتھ شامل کر دی جائے۔ لیکن اتحادی پارٹی اقلیتوں کی خاص نمائندگی پر مصر ہے اور مسلم انڈی پنڈنٹ پارٹی علیحدہ دفعہ کو ترک کرنے کے لئے تیار نہیں۔

کانپور ۶ ستمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے نقض امن کے خطرہ اور وفادار مزدوروں کو ہڑتالی مزدوروں کی طرف سے دھمکیوں کے پیش نظر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے ماتحت ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس کے مطابق کانپور کے ہر کارخانہ کے دروازے سے ایک میل کے دائرے تک پانچ سے زائد اشخاص کا اجتماع ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

کاسابلانکا ۶ ستمبر۔ سانٹنڈر میں ہسپانوی باغیوں کو سرکاری افواج پر جو فتح حاصل ہوئی ہے۔ اس کے نتیجہ میں ۵۰ توپیں ۴۲ ٹینک۔ ۵۰ لائٹ مشین گنیں اور ۳۰ ہزار بندوقیں باغیوں کے ہاتھ آئی ہیں۔ اس سامان کا اکثر حصہ فرانس اور روس کا بنا ہوا ہے۔

حیفہ ۶ ستمبر۔ ایک متمول عرب ابراہیم بے خلیل جو مجلس دفاع ملی کے رکن تھے۔ کل قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ وہ زخموں کی وجہ سے جانبر نہ ہو سکے۔

لاہور ۶ ستمبر۔ رانا نصر اللہ خاں صاحب ایم ایل اے کے خلاف ہوشیارپور مغربی مسلم حلقہ کے ناکام امیدوار چوہدری افضل حق کی انتخابی عذرداری کا فیصلہ آج گورنر پنجاب کی طرف سے سرکاری گزٹ میں شائع ہو گیا ہے۔ چوہدری افضل حق کی انتخابی عذرداری مسترد کر دی گئی۔ ٹربیونل نے سفارش کی تھی کہ چوہدری افضل حق کی درخواست پانچسو روپیہ خرچہ کے ساتھ مسترد کر دی جائے ٹربیونل نے قرار دیا۔ کہ درخواست کنندہ عاید کردہ الزامات ثابت کرنے میں بری طرح ناکام ہوا ہے۔ نیز لکھا ہے کہ مظہر علی اظہر کے خطوط ایک پوسٹر میں شائع کئے گئے تھے۔ عدالت میں ان سے خط لکھوایا گیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر دو میں نمایاں مشابہت ہے۔

ایبٹ آباد ۶ ستمبر۔ ہز ایکسی لینسی گورنر سرحد کے سکرٹری کی طرف سے ایک کمیونکے شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ ڈاکٹر خان صاحب نے گورنر سے عند الملاقات ترتیب وزارت کی دعوت کو قبول کر لیا ہے۔ اور انہوں نے وزارت کے لئے حسب ذیل ممبران کے نام پیش کئے ہیں۔ ڈاکٹر خان صاحب (وزیر اعظم) قاضی عطاء اللہ (وزیر تعلیم) مسٹر بھنجورام (وزیر مالیات) خان عباس خان وزیر ترقیات و لوکل سیلف گورنمنٹ۔ ہز ایکسی لینسی نے منظوری دیدی ہے۔ کل صبح وہ حلف وفاداری لیں گے۔ خان عباس خان ڈیموکریٹک پارٹی کا ممبر ہے باقی تین کانگرسی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر عباس خان نے کانگرس کے عہد نامہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔

شنگھائی ۶ ستمبر۔ شنگھائی سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر شہر چنگ شو پر ۸ جاپانی ہوائی جہازوں نے بمباری کی۔ جس کے نتیجہ میں ۵ ہزار چینی ہلاک ہو گئے۔ زخمیوں کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ شہر کی عالی شان عمارتیں کھنڈرات کا منظر پیش کر رہی ہیں۔ شہر میں کشتوں کے پشتے لگے ہوئے ہیں۔

شملہ ۶ ستمبر۔ آج اسمبلی میں لاہور چھاؤنی کے مذبح کے متعلق مسٹر لال چند نولرائے کا اس سوال کا کہ کیا بوچڑخانہ کی تعمیر معطل کر دی گئی ہے۔ مسٹر اوگلوی نے کہا۔ کہ تعمیر معطل نہیں کی گئی۔ بلکہ وہ ہڑتال کی وجہ سے بند ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں کہا۔ کہ حکومت ہند نے اس بارے میں ابھی کوئی آخری فیصلہ نہیں ہوا۔

شملہ ۶ ستمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب سول سکرٹریٹ ۴ اکتوبر کو شملہ میں بند ہو کر ۹ اکتوبر کو لاہور میں لگے گا۔

برلن ۷ ستمبر۔ جرمنی میں ایک گاڑی کے پٹڑی سے اتر جانے سے ۴ اشخاص ہلاک اور ۱۸ مجروح ہوئے۔

امرتسر ۶ ستمبر۔ گیہوں حاضر ۴ روپے ۴ آنے نخود حاضر ۲ روپے ۷ آنے کھانڈ دیسی ۷ روپے ۸ آنے سے ۹ روپے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۹ آنے اور چاندی دیسی ۵۲ روپے ۲ آنے ہے۔

شملہ ۶ ستمبر۔ ملاپ لکھتا ہے کہ پبلک ایجی ٹیشن اور صوبائی حکومتوں کے مطالبہ سے متاثر ہو کر حکومت ہند نے فیصلہ کر لیا ہے کہ انڈیمان کے سیاسی قیدیوں کو ہندوستان کے جیلوں میں منتقل کر کے پبلک مطالبہ کو پورا کر دیا جائے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اگرچہ سکار روائی کو پردہ راز میں رکھا جا رہا ہے۔ تاہم جس جہاز پر انہیں ہندوستان لایا جائے گا اس کا فیصلہ بھی گورنمنٹ آف انڈیا نے کر لیا ہے۔

روم ۶ ستمبر۔ مسولینی اور ہٹلر کی ملاقات کو اٹلی کے اخباروں میں بڑی اہمیت دی جا رہی ہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ اس ملاقات میں کن امور کے متعلق بات چیت ہوئی۔ لیکن عام خیال یہ ہے۔ کہ ان دونوں ڈکٹیٹروں نے جنگ سپین کو ختم کرنے کے لئے ایک نیا قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کی خواہش ہے کہ بحیرہ روم پر جلد از جلد قبضہ کیا جائے تا کہ جرمنی اپنے کھوئے ہوئے مقبوضات پر قبضہ کرنے کے لئے فوری قدم اٹھائے۔ اس معاملہ میں جرمنی اٹلی کو پوری امداد کا یقین دلا دیا گیا ہے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر- غلام نبی